

خُدا کی قید، نگہبان اور قیدی

نمبر 3378

ایک خطبہ

جو بروز جمعرات، 30 اکتوبر 1913 کو شائع ہوا۔

سی۔ ایچ۔ اسپروجن کے وسیلہ سے سنایا گیا

میٹروپولیٹن تبلیغ خانہ، نیونگٹن میں

یکم بروز خُداوند، 4 نومبر 1866 کو شام کے اجتماع میں۔

”اپنے آپ کو خُدا کی محبت میں قائم رکھو۔“

یہوداہ 21:1

یہ نصیحت ہر ایک حاضر کو نہیں کہی گئی، بلکہ صرف اُنہیں جو ”خُدا باپ کی طرف سے مقدس کئے گئے، اور یسوع مسیح میں محفوظ رکھے گئے اور بُلائے گئے۔“ درحقیقت یہ نصیحت صرف سچے مسیحی کے لیے ہے، جو موت سے زندگی کی طرف منتقل ہوا ہے، جو مسیح یسوع میں ایک نئی مخلوق بنا ہے، اور جس میں رُوح القدس سکونت کرتا ہے۔

ایسے ہی لوگوں سے رَسول یہوداہ فرماتا ہے: ”اپنے آپ کو خُدا کی محبت میں قائم رکھو۔“ اور دوسروں سے ہم یہ کہیں گے—تم اپنے آپ کو خُدا کی محبت میں قائم نہیں رکھ سکتے، کیونکہ تم نے کبھی اُس میں ہونا ہی نہیں جانا۔ افسوس اور شرم کی بات ہے کہ تم نے اس قدر مدت تک اُس جہان میں زندگی بسر کی ہے جو خُدا سے معمور ہے، اور پھر بھی کبھی اُسے نہ پہچانا! تم اُس کی بخشش پر پلتے رہے، اُس کی فیاضی سے ملبوس ہوئے، اُس کی عنایت سے محفوظ رہے، مگر پھر بھی اُس خُدا کو بالکل فراموش کیا جسے تم اپنے سارے دل، اور ساری جان، اور ساری قوت سے محبت کرتے۔

اَہ! تم کیا جانو کہ خُدا کی محبت کے بغیر جینے سے تم نے کیا کھویا ہے! خُدا کی محبت ہی وہ شے ہے جو ہماری فانی زندگی کو آسمان کی روشنی سے منور کرتی ہے، اور ہمیں ابدی خوشیوں کا ذائقہ بخشتی ہے، یہاں تک کہ آنسوؤں کی اس وادی میں بھی۔ اگر کچھ لوگ کانوں کے اندھیر کونٹوں میں پیدا اور پرورش پاتے، جہاں دن کی روشنی کبھی نہ پہنچتی، تو ممکن تھا کہ وہ اپنے آپ کو اُن سے بہتر سمجھتے جو روشنی میں جیے اور دھوپ میں چلے۔

ممکن ہے وہ اپنی چُستی پر فخر بھی کرتے کہ وہ اندھیروں کے پیچیدہ غاروں میں زیادہ چابکدستی سے راہ پا سکتے ہیں بہ نسبت اُن کے جن کی آنکھیں روشنی کی عادی ہیں۔ وہ تاریک زمین کی تہ میں زیادہ مانوس ہوتے، بہ نسبت روشنی کے فرزندوں کے جو بلندی پر رہتے۔ اور ممکن ہے کہ وہ اپنے دلوں میں تکبر بھی پیدا کرتے کہ اُنہیں اس تاریکی میں کچھ لطف آتا ہے۔

پر کیا ہی دردناک زندگی ہے جو ہمیشہ اندھیروں میں بسر ہو—اور کیا ہی عظیم تبدیلی ہوگی اگر اُنہیں ناگہاں اُس تاریک غار سے نکال کر پہلی بار روشنی میں لے آیا جائے—کہ وہ سبز کھیتوں کو دیکھیں، دن کے نور کو دیکھیں، سمندر کی چمکتی موجوں کو دیکھیں، اور رات کے ستاروں کی جلالی شان کو! ایسے ہی میں تصوّر کرتا ہوں کہ میرے بعض سامعین اس قدر دیر تک تاریک جہان میں جئے ہیں جہاں کوئی روشنی نہیں، کہ اُنہوں نے اس اندھیر میں بسر کرنے کا ہنر سیکھ لیا ہے، یہاں تک کہ وہ ”اپنی نسل میں نور کے فرزندوں سے زیادہ دانا“ ہو گئے ہیں۔ وہ ہزار کام مسیحیوں سے بہتر کر سکتے ہیں اور شاید اسی لئے وہ ایمانداروں کو حقیر جانتے ہیں۔

مگر اے میرے عزیزو! اگر تم کو کبھی اُس محبت اور اُس نور کی دُنیا میں لے آیا جائے—جہاں خُدا، وہ مبارک آفتاب محبت، زمین کو سلامتی اور برکت سے معمور کرتا ہے—اور وہی تمہاری اندھی آنکھوں پر چمکے—اگر تم کبھی ”مسیح کی اُس محبت کو جان سکو جو سب علم سے بڑھ کر ہے“—تو تم سمجھو گے کہ تم نے کبھی پہلے جی ہی نہ پایا، اور اپنے آپ پر افسوس کرو! گے کہ تم نے کتنے برس ایسے ضائع کر دیے کہ اصلی زندگی کا مطلب نہ جانا۔ کاش کہ یہ آج کی رات کچھ لوگوں پر واقع ہو

ایماندارو، دعا کرو اُن کے لیے جو خُدا کو نہیں جانتے، کہ وہ اُن پر ظاہر ہو۔ اُن کے لیے مانگو کہ اُس کا قادر فضل اُن سے ملاقات کرے، تاکہ وہ بھی سمجھنا شروع کریں کہ ”خُدا کی محبت“ کیا ہے۔

لیکن یہ نصیحت ایمانداروں کو کہی گئی ہے، اور ہمیں بھی اُسے اُن ہی تک محدود رکھنا چاہیے اور فی الفور مومنوں پر لاگو کرنا چاہیے۔

یہ لفظ ”قائم رکھو“ جو یہاں آیا ہے، اُس کے یونانی معنی میں ایک قیدی کو نگرانی میں رکھنے یا محافظت میں رکھنے کا مفہوم ہے۔ یعنی ایسے شخص کو جس کے بھاگ جانے کا اندیشہ ہو، ہوشیاری سے قابو میں رکھنا۔ پس ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم اپنے

آپ کو خُدا کی محبت میں قائم رکھیں، جیسے کوئی نگہبان اپنے قیدی کو قید میں محفوظ رکھتا ہے۔ مجھے اس شیریں آیت کے ساتھ ایسا سُخت استعارہ استعمال کرنے میں کچھ تامل ہے، مگر پھر بھی ایسا کرنا لازم ہے۔ پس ہم تین باتوں پر غور کریں گے۔

اول، ہم کچھ بات کریں گے اس قید کے متعلق—آہ! کاش ہم ہمیشہ اسی میں مقید رہیں!—یعنی ”خُدا کی محبت“۔ دوم، اُس غیرت مند نگہبان کے متعلق جسے قیدی کو قائم رکھنے کو کہا گیا ہے۔ اور سوم، اُن آزاد قیدیوں کے متعلق—”اپنے آپ کو خُدا کی محبت میں قائم رکھو۔“ کہ وہ اپنے آپ کو آسمانی حراست میں رکھیں، کبھی اتنے آزاد نہ ہوں اور کبھی اتنے خوش نہ ہوں، جتنا کہ اُس خدائی حصار میں مقید رہنے پر۔

اگرچہ مجھے اس آیت کو ایسے معنوں میں برتنا پسند نہیں، مگر اس کے مفہوم کو واضح کرنے کے لیے اس سے بہتر صورت نہیں۔ پس آئیے ہم پہلے بات کریں

۱

۔ ”خُدا کی محبت“ کی آسمانی قید کے متعلق۔

اس قید میں کوئی رکاوٹ نہیں۔ جو شخص اس میں داخل ہوتا ہے وہ پہلی بار سچی آزادی پاتا ہے۔ تب اُس کا ذہن ہر بندھن سے آزاد ہو جاتا ہے۔ تب اُس کی قابلیتیں اپنے آپ کو ایسے سمندر میں پاتی ہیں جہاں وہ تیر سکتی ہیں۔ تب اُس کی پاک ترین آرزوئیں پوری کی جاتی ہیں۔ تب اُس کے جذبات کو پرواز کی اجازت ملتی ہے کہ جس طرح چاہیں بلند ہوں۔ تب جان کو وسعت ملتی ہے کہ آگے بڑھتی چلی جائے، اور جب وہ پورے طور پر خُدا کی محبت تک پہنچتی ہے تو وہ نئی پیدائش کی جان اپنے اصلی عنصر میں ہوتی ہے۔

مگر اس ”خُدا کی محبت“ کا مطلب کیا ہے جس میں ہمیں اپنے آپ کو قائم رکھنا ہے؟ اس کا مطلب اُول یہ ہے، اے ایماندار! کہ تو اپنی عقل کو ہمیشہ خُدا کی اُس محبت کی یاد میں رکھ جو اُس نے تجھ پر کی۔ افسوس! ہم اکثر یہ بھول جاتے ہیں کہ ہمارے پاس آسمان پر کیسا دوست ہے۔ اے مسیحی! اپنے باپ کو یاد رکھ جو اُس نے تیرے لیے کیا جب اُس نے تجھے ازل سے جُنا۔ ہمیشہ یاد رکھ کہ بیٹے نے تیرے لیے کیا جب اُس نے صلیب پر اپنا قیمتی خون بہایا اور اپنی جان بہتوں کے بدلے فدیہ میں دی۔ اور کبھی نہ بھول کہ رُوح القدس نے تیرے لیے کیا جب اُس نے تجھے تاریکی سے بُلا کر اپنی عجیب ثورانی روشنی میں لے آیا۔ اپنی یادداشت کی گردن پر خُدا کی رحمت کے چمکتے موتی ہمیشہ اویزاں رہنے دے۔ خبردار! جو کچھ بھی تُو بھول جائے، خُدا کی محبت کو مت بھول جو اُس نے تجھ پر کی۔ جیسا کہ شاعر نے کہا:

”ہر بُت کو فراموش کر“
”پر اے میری جان! اُسے مت بھلا۔“

اپنے کان کو خُدا کی محبت کے اس کنگرے پر چھید دے! اسے اپنی بازو پر مہر بنا اور اپنی انگلی پر نگینے کی طرح لگا۔ اسے اپنے دل کی گہرائیوں پر داغ دے اور تیری جان کی گہرائی ہمیشہ اُس خیال کو پہنے کہ خُدا کی محبت تجھ پر ہے۔ ملکہ میری نے کہا تھا کہ جب وہ مرے گی تو لوگ اُس کے دل پر ”کالیس“ لکھا ہوا پائیں گے، کیونکہ اُس شہر کا ضائع ہونا اُسے نہایت غمگین کر گیا تھا۔ مگر مسیحی جب تک زندہ ہے—کیونکہ وہ کبھی فنا نہ ہوگا—اُس کے دل پر مسیح کا نام ہمیشہ کندہ ہوگا، کیونکہ مسیح کی محبت وہاں سکونت کرے گی۔ ہاں، ہم کہیں گے: ”ہم تیری محبت کو یاد رکھیں گے، کیونکہ تیری محبت مے“ اسے بہتر ہے

رسول کا مطلب یہ بھی ہے—خُدا کی محبت کے اطمینان میں اپنے آپ کو قائم رکھو۔ اے بھائیو اور بہنو! تم جانتے ہو کہ مسیح تم سے محبت رکھتا ہے۔ یہ بات تم پر اُسی طرح ثابت ہوئی ہے جیسے کوئی ریاضی کا قطعی قاعدہ۔ تم نے یہاں تک کہا ہے: ”اُس نے مجھ سے محبت رکھی اور اپنے آپ کو میرے لیے دے دیا۔“ بابرکت لمحات آئے جب کسی شک کی لہر نے تمہاری پُرسکون جان کے آئینہ کو نہ بگاڑا۔

آہ! اُس یقین کو قائم رکھو! دعا کرو کہ کوئی شریر شک تم میں نہ آئے جو تمہیں یہ سوچنے پر مجبور کرے کہ خُدا تم سے محبت نہیں رکھتا۔ مانگو کہ تم ہمیشہ کہہ سکو: ”یہ میرا محبوب ہے: میرا محبوب میرا ہے اور میں اُس کا ہوں۔“ کبھی کبھی پہاڑ کی چوٹی پر نہ چڑھو اور پھر وادی کے فریب دہندہ کہر میں نہ گر پڑو، بلکہ مانگو کہ تمہارا ماتھا ہمیشہ خُدا کی محبت کے اطمینان کی دھوپ میں غسل کرتا رہے۔ اور اسی طرح اپنے آپ کو خُدا کی محبت میں قائم رکھو۔

اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ اپنے آپ کو خُدا کی محبت کے لطف میں قائم رکھو۔ کوئی نہیں جانتا کہ الہی محبت کا لطف کیا ہے، بجز اُس کے جو اُسے کچھ چکا ہے۔ آہ! وہ سکون جو اس محبت کے احساس سے دل پر آتا ہے! ہمارا خُداوند جھیل کی شوریدہ

موجوں سے کہتا تھا: ”خاموش ہو جا“—اور وہ یک دم تھم گئیں اور بڑا سکوت چھا گیا۔ مگر مسیح کی محبت محض سکون بخش نہیں، بلکہ وہ شادمانی ہے، وہ تحریک ہے! وہ شخص جس کے پاس یہ محبت ہے اُس کا پیالہ لبریز اور چھلکتا ہوا ہے۔ اور جو اُس مقدس پیالہ سے پیتا ہے وہ کہتا ہے: ”اس جیسا کوئی نہیں۔“ جیسے بیت لحم کے دروازے کے پاس کے کنوئیں کا پانی—اگر ”کوئی ایماندار اُس تک نہ پہنچ سکے تو وہ آہیں بھرتا ہے اور کہتا ہے: ”کاش کوئی مجھے اُس پانی کا گھونٹ پلائے

ہم میں سے بعض جانتے ہیں کہ دنیاوی خوشی کیا ہے—ہم طبیعت کے لحاظ سے ملنسار ہیں اور انسان کی عام مسرتوں میں شریک ہو سکتے ہیں۔ ہم چولہے کے پاس بیٹھ کر بچوں کی ہنسی خوشی سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔ ہم شکر ادا کرتے ہیں کہ ہم پتھر دل نہیں—ہم بنی آدم کی عام خوشیوں میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مگر اہ! ہم اقرار کرتے ہیں اور گواہی دیتے ہیں کہ زمین کی ساری خوشیاں اگر جمع کر دی جائیں تو وہ کچھ بھی نہیں، بہ نسبت اُس سرور کے جو خدا کی محبت کے دل میں اٹھیلے جانے سے حاصل ہوتا ہے۔ وہ باقی خوشیاں محض عام ہیں، مگر خدا کی محبت آسمان کی خوشی ہے۔ وہ باقی محض بھوسہ ہیں، مگر اصل مغز یہی ہے کہ جان کو خدا کی محبت کا پورا ادراک حاصل ہو۔ کاش ہم ہمیشہ اُسی پر جی سکیں! کاش ہر صبح یہ مٹا آسمان سے اُترتا اور ہم سورج نکلتے ہی اپنی پیمائش جمع کرتے اور شام تک اُسی پر گزارا کرتے! خوش نصیب مسیحیو، کوشش کرو کہ اپنے آپ کو ہمیشہ خدا کی محبت میں قائم رکھو

لیکن بھائیو، یہ سب کچھ نہیں۔ رسول کا مطلب یہ بھی ہے: ”اپنے آپ کو خدا کی محبت کی قدرت میں قائم رکھو۔“ اہ! خدا کی محبت کا کیا زور ہے کہ وہ انسان پر حکومت کرتی اور اُس کو قابو میں لاتی ہے! کوئی چیز تیز مزاج کو، ضدی طبیعت کو، یا بگڑی ہوئی خواہش کو اُس طرح نہیں توڑ سکتی جیسے خدا کی محبت توڑتی ہے۔ حتیٰ کہ خدا کی شریعت بھی اُس کے مقابلے میں ناتواں ہے، مگر خدا کی محبت قادرِ مطلق کا عصا ہے۔

اگر خدا کی محبت دل میں اٹھیل دی جائے تو بُت جلد ہی رخصت ہو جاتے ہیں، گناہ کی محبت پرواز کر جاتی ہے، اور وہ بدی جس پر تو اور میں بغیر اُس کے کبھی غالب نہ آ سکتے، وہ اس دو دھاری تلوار سے نکال باہر کی جاتی ہے جو دل میں خدا کی محبت کی قدرت کے ذریعے پیوست ہوتی ہے۔

مجھے یہ بہت بھاتا ہے کہ میں اپنے آپ کو اس قدرت کے نیچے جھکا ہوا پاؤں، یہاں تک کہ اپنی منفعت کو قربان کر دوں، اپنی خود غرضی کو چھوڑ دوں، اپنی مرضی کی پیروی کو ترک کر دوں، اور اپنے آپ کو قادرِ مطلق کے ہاتھ میں سونپ دوں تاکہ وہ مجھے جس طرح چاہے ڈھالے، چلانے اور حکومت کرے۔ ہم گھوڑے یا خچر کی مانند نہیں کہ اُن کے منہ میں لگام اور کورٹا ہو، بلکہ جب محبت ہمیں ابھارتی ہے تو ہمارے قدم شوق سے فرمانبرداری میں تیز چلتے ہیں، اور ہم محسوس کرتے ہیں کہ اُس کے حکم ماننا یا اُس کے رُوح کی نرم رہنمائی کی پیروی کرنا کیا ہی بابرکت بات ہے۔

اے بھائیو، میں تم سے التجا کرتا ہوں کہ اس نصیحت کو عملی اور تجرباتی دونوں پہلوؤں میں لو۔ اپنے آپ کو خدا کی محبت میں قائم رکھو، اُس کے اظہار میں۔ انسان کی جانوں سے محبت رکھو۔ غریب اور محتاج پر ترس کھاؤ۔ نادان اور بدکار پر رحم کرو۔ کوئی اجنبیت یا گناہ کی کثرت تمہیں گنہگار سے محبت رکھنے سے نہ روکے—اور کوئی سختی یا بُرا برتاؤ تمہیں ایک دوسرے کو معاف کرنے سے نہ باز رکھے، بلکہ ”ستر بار سات“ تک بھی۔

اپنے آپ کو مسیح کی محبت میں قائم رکھو اُن سب آزمائشوں کے بیچ جو تمہارے آقا پر آئیں، اور اس طرح ثابت کرو کہ تمہاری محبت دیر تک سہنے والی ہے اور مہربان ہے، سب باتوں کی امید رکھتی ہے، سب باتوں کو برداشت کرتی ہے، کیونکہ یہ محض انسانی محبت نہیں—خواہ وہ بھی حسین ہو—بلکہ یہ خدا کی محبت ہے جو تمہارے دل پر حکمرانی کرتی ہے۔ ”اپنے آپ کو خدا کی محبت میں قائم رکھو“ ایک دوسرے کے ساتھ اپنے تعلقات میں۔

کاش کوئی کڑواہٹ کا بیج اس کلیسیا میں نہ اُگے، نہ ہی کسی اور میں۔ ایک دوسرے سے محبت رکھو جیسے ایک خوشحال خاندان۔ ایک دوسرے سے محبت رکھو، کیونکہ تمہیں ابد تک آسمان میں ساتھ رہنا ہے۔ ایک دوسرے کو برداشت کرو، جیسا کہ تم امید رکھتے ہو کہ تمہارا محبت رکھنے والا نجات دہندہ تمہیں برداشت کرے گا۔ بھائی چارے کی محبت میں بندھے رہو۔ ایک ہی انسان کی مانند رہو—ایک لشکر کے اُس صف بستہ دستہ کی مانند جو فتح کی طرف بڑھتا ہے۔

خدا کی محبت کو اپنے دلوں پر حکمرانی کرنے دو۔ اسے اپنی آنکھوں سے چمکنے دو۔ اسے اپنے چہرے سے تابندگی کے ساتھ ظاہر ہونے دو۔ اسے اپنے ہونٹوں پر شبیم کی طرح رہنے دو اور تمہارے کلام کو میٹھا بنانے دو۔ اسے تمہارے اعمال اور خیالات کو مقدس برکت سے معمور کرنے دو۔

اپنے آپ کو ہر پہلو میں خدا کی محبت میں قائم رکھو۔ یہ کیا ہی عجیب قید ہے جس میں انسان مقید ہو—کیا ہی بابرکت فردوس ہے جس میں وہ چہل قدمی کرے۔ فردوس کا ایک دروازہ تھا اور ایک وقت آدم کبھی نہ چاہتا تھا کہ اُس سے باہر نکلے—پس اُسی مفہوم میں اپنے آپ کو خدا کی محبت کے اس بابرکت فردوس میں قائم رکھو اور اُس سے مت بھٹکو۔

—اور اب، دوم طور پر اور مختصراً، آئیے دو تین باتیں کہیں

II

- محتاط پہریدار جو اپنے آپ کو خُدا کی محبت میں قائم رکھے۔

یہ پہریدار واعظ نہیں ہے۔ واعظ کا فرض ہے کہ کلام سنائے اور میری مدد کرے، لیکن واعظ میرا نفس اس طرح سے نہ سنبھالے گویا کہ میرا اُس سے کچھ لینا دینا نہیں۔ میں ہرگز اس بے وقوفی پر ایمان نہیں رکھتا کہ کوئی شخص دُوسروں کے نفوس کا جواب دے ہو، گویا کہ وہ اپنی بیداری سے تمہاری مدد کرے۔ کبھی نہ کرنا، اے انگریز مردو اور انگریز عورتو! کبھی نہ کرنا ایسی حماقت کہ اپنے آپ کو کسی کاہن کے قدموں میں ڈال دو۔ بلکہ یہ ایمان رکھو کہ تمہارا دُعا میں خُدا کے حضور وہی دَرَجہ ہے جو ان مدعیوں کا ہے۔ اگر تم خُدا کے حضور جاؤ اور اپنے گناہ کا بوجھ اُس کے آگے رکھو، تو وہ اُٹھا لیا جائے گا۔ مگر اگر تم چگر لگا کر ان کے وسیلہ سے آرام اور معافی ڈھونڈو گے تو کبھی نہ پاؤ گے، کیونکہ اِس طور سے تم خُدا کی بے حرمتی کرتے ہو۔

اے کاش! خُدا یہ فضل کرے کہ ہم کبھی نہ دیکھیں کہ ہمارے ہم وطن پھر سے اتنے گمراہ ہوں کہ اپنی گردنوں کو رومی جُوئے کے نیچے جھکا دیں! اے کاش! انگلستان کبھی پاپا کے قدموں کے نیچے نہ ہو، بلکہ ہمیشہ مردانگی میں اتنا مضبوط رہے کہ اس چالاک شکاری کے جال میں کبھی نہ گرے۔ اے کاش! ہم ہمیشہ اِس سے بچائے جائیں اور یوں اپنے آپ کو خُدا کی محبت میں قائم رکھ سکیں۔

اور اب، اے پہریدار! ہم تجھ سے دو چار باتیں کہنے کو ہیں۔ دیکھ، تیرا قیدی کون ہے۔ افسوس! وہ ایسا ہے جو فضل کی قید سے نکل بھاگنے کا بڑا ماہر ہے۔ دنیاوی خوشیوں کے فریب میں ایسا مست ہوجاتا ہے کہ بار بار اپنے خُدا، اپنے مُنجی کو چھوڑ دیتا ہے۔ اِس کے علاوہ، بہت سے ایسے ہیں جو اُس کے قیدخانہ کے سلاخیں توڑ ڈالتے ہیں۔ کیا میں تجھے اُن کے نام بتاؤں؟

اُن میں ایک ہے گناہ۔ گناہ جلد ہی تجھے خُدا کی محبت کے لُطف سے محروم کر دے گا۔ اگر مسیحی بے ترتیبی سے چلنے لگے تو وہ جلد ہی اپنی ہدی کی ہلکی باتیں کرنے لگے گا، اور یہ حالت اُس کی خُدا سے شراکت کو روک دے گی۔ اگرچہ وہ مسیحی ہلاک نہ ہوگا، پر اُس کی بہت سی خوشیاں جاتی رہیں گی۔ ہاں، خُدا اُسے ایسی حفاظت میں رکھے گا کہ بالکل نابود نہ ہو، مگر خُدا کی محبت کا وہ شادمانہ احساس جلد ہی رُخصت ہوجائے گا جب گناہ اُس کو بہکانے آئے گا۔

اور یہی حال ہوگا جب ایک اور قید توڑنے والا آئے، یعنی بُت پرستی۔ اگر تیرا دل کسی خاکی مخلوق کو بُت بنانے لگے تو بہت جلد تو اپنے آپ کو خُدا کی محبت میں قائم نہ رکھ سکے گا۔ اے باپ! تیرا وہ پیارا فرزند تیرے لئے ویسا ہی بُت بن سکتا ہے جیسا اسرائیلیوں کے لئے سونے کا بچھڑا۔ شوہر، بیوی، دوست، رشتہ دار، بھائی بہن، ہمارا مال، ہماری جان، ہماری شہرت—یہ سب بُت بن سکتے ہیں۔ اور جب ایسا ہو تو دل کو خُدا کی محبت میں قائم رکھنا ناممکن ہے، کیونکہ قیدخانہ کے دروازے کھل گئے اور قیدی دُکھ کے ساتھ باہر آگیا۔

اے پہریدار! اگر تُو اپنے قیدی کو رکھنا چاہے تو یاد رکھ کہ وہ دروازے ہی سے نکل سکتا ہے۔ پس دروازے کی خوب نگہبانی کر، وہ دروازہ جس سے اُس کا دُنیا سے میل جول ہوتا ہے۔ اے مسیحی! اگر تُو اپنے آپ کو خُدا کی محبت میں قائم رکھنا چاہے تو دیکھ بھال کر چل۔ کاروبار میں ہو تو دیکھ بھال کر چل۔ خاندان میں ہو تو دیکھ بھال کر چل۔ تنہائی میں ہو تو دروازے پر نظر رکھ۔ بے دینوں کے ساتھ میل جول کرتے وقت خبردار رہ، کیونکہ یہیں پر تیری خوشیاں ضائع ہوسکتی ہیں اور تیری شراکت کی مٹھاس جاتی رہتی ہے۔ پس انہی موقعوں پر زیادہ جاگرتا رہ۔

اے پہریدار! رات کو بھی پہرہ دے جب تیری جان اندھیرے میں ہو، کیونکہ بہت سے قیدی رات کو بھاگ نکلے ہیں۔ مصیبت کے وقت خوب دھیان رکھ، ایسا نہ ہو کہ شک اور خوف اندر آجائیں۔ اگر تُو اپنے قیدی کو محفوظ رکھنا چاہے کہ وہ خُدا کی محیط محبت سے نکل نہ جائے تو ہر وقت خبردار رہ، ایسا نہ ہو کہ تو خود اِس نیک راہ سے پھسل جائے۔

اے پہریدار! میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ قیدخانہ کے سب کواڑ اچھی طرح بند رکھ۔ خُدا نے تجھے انجیل کی کئی ضابطے دئیے ہیں۔ اگر تُو اپنے آپ کو خُدا کی محبت میں قائم رکھنا چاہے تو اُس کا کلام پڑھ، کیونکہ وہ تجھے باندھنے کے لئے اُبھارے گا۔ خلوت میں دعا پر بہت قائم رہ، کیونکہ اُس کی قوت ایسے کواڑ کی مانند ہے جو دُنیا کو باہر رکھتا ہے اور تجھے اندر رکھتا ہے۔

عشائے ربانی پر آ، کیونکہ اُس وقت جب روٹی توڑنے میں مسیح پہچانا جاتا ہے، تو ایک اور کواڑ تیرے اور دُنیا کے بیچ لگ جاتا ہے۔ الغرض، جو کچھ وہ تجھ سے فرمائے، وہی کر، کیونکہ اُس کے حکموں کی پاسبانی میں بڑا اجر ہے۔

اے پھریدار! چونکہ تجھے ایسے قیدی کی نگہبانی کرنی ہے جس کو بہت پہرہ درکار ہے، اسے زنجیروں سے خوب باندھ دے۔ کیا تو سمجھے کہ یہ سخت بات ہے؟ یہ زنجیریں ایسی ہیں کہ جتنی زیادہ وہ پہنے گا اتنا ہی آزاد، ہلکا اور خوش ہوگا۔ کیا میں تجھے بتاؤں کہ یہ زنجیریں کہاں گھڑنی ہیں؟ انہیں غور و فکر کی سندان پر گھڑ۔ سوچ کہ خدا نے کیا کیا تھا قبل اس کے کہ زمین بنی۔ اُس اِزلی محبت پر غور کر جو صبح کے ستارے کے چمکنے سے پہلے تھی۔ غور کر کہ یسوع نے تیرے لئے عہد اور کفالت میں کیا کیا۔

اپنی جان کو نجات دہندہ کے دُکھوں اور غموں کی زنجیر سے باندھ اگر تو اپنے دل کو خدا کی محبت میں ایک مبارک قیدی رکھنا چاہے تو اُسے اُن کیلوں سے جکڑ دے جو مسیح کے ہاتھوں میں گڑے، اور اُسے اُس ستون سے باندھ دے جہاں خداوند کو کوڑے لگے۔ اُس کے باغ میں بہنے والے ہر خون کے قطرے اور صلیب پر بہنے والے ہر فوارے کو اپنی جان پر مضبوط جال کی مانند لپیٹ تاکہ تیرا دل ہمیشہ کے لئے قیدی رہے۔

اے بھائیو اور بہنو! واقعی ہمیں مسیح سے باندھنے کے لئے کافی کچھ ملا ہے، اگر ہم دُنیا کے سب سے زیادہ بھولنے والے مرد اور عورت نہ ہوتے! اوہ، یسوع نے میرے لئے کیا کچھ نہیں کیا! وہ سب کچھ ہے، بلکہ اُس سے بڑھ کر ہے۔ پس اُو میں قربانی کو رستوں سے باندھوں، ہاں، رستوں سے مذبح کے سینگوں تک۔ آدمی کے ہاتھ اور محبت کی رستیاں اس قیدی کے گرد لپیٹ دو تاکہ وہ کبھی خدا کی محبت کی چار دیواری سے نکل نہ سکے۔

میں جیسا چاہتا ہوں ویسا بیان نہیں کر سکتا، نہ اُس جوش سے جو چاہتا ہوں۔ مگر اتنا ضرور کہوں گا: اے پھریدار! مدد مانگنے کو یاد رکھ اور یہ بھی جان لے کہ ایک ہے جو تیری بڑی مدد کر سکتا ہے۔ وہ ہے رُوح القدس۔ کیا تو اپنے آپ کو خدا کی محبت میں قائم رکھ سکتا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ تو نہیں کر سکتا جب تک کہ رُوحانی قوت کو نہ پکارے۔ اگر کبھی تو نے خدا کی محبت اپنے دل میں پائی ہے تو گھٹتے ٹیک کر دعا مانگ کہ رُوح القدس اُسے ہمیشہ کے لئے وہاں قائم رکھے۔ تو کبھی اس پرندے کو نہ پکڑ سکے گا نہ تھام سکے گا جب تک کہ رُوح القدس مدد نہ کرے۔

آہ! مسیح کے ساتھ مصلوب ہونا! ہم کس قدر اُس کے مشتاق ہیں—اُس کے صلیب پر جکڑے رہنے کے لئے تاکہ پھر کبھی آوارہ نہ ہوں، بلکہ اپنے آپ کو خوش نصیب غلام، آزاد خادم، اپنے خداوند یسوع مسیح کے مانیں۔

—اور اب وقت جا رہا ہے اور ہمیں تیسرے حصے میں ایک دو باتیں کرنی ہیں

III

- وہ آزاد، خوش، اور مبارک قیدی جسے نصیحت کی جاتی ہے کہ اپنے آپ کو خدا کی محبت میں قائم رکھے۔

اے میرے عزیز بھائیو اور بہنو، اگر خدا کی مدد سے ہم اس امر میں کامیاب ہوں تو ہم کس قدر خوش نصیب ہوں گے۔ اگر خدا مجھے ایک ہی دُعا عطا کرے تو میں کوئی اور شرط نہ لگاؤں، وہ یہ کہ وہ مجھے اپنی محبت میں قائم رکھے۔ اگر یہ درخواست پوری ہو جائے تو پھر مجھے کوئی فرق نہ پڑے کہ اُس نے میرے لئے زندگی یا موت مقرر کی ہے، خوشی یا غم ٹھہرایا ہے۔

اگر کوئی شخص خدا کی محبت میں زندہ رہے تو اُس کے رہنے کی جگہ سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔ اگر مسیح کی محبت نے خودی کے سب فکر جلا کر خاک کر دیے ہوں تو پھر دولت یا غربت بھی کچھ فرق نہیں ڈالتی۔ جب خدا کی محبت بھسم کرنے والی آگ کی مانند خودی کی ساری فکر کو کھا کر ختم کر دیتی ہے تو ہم کامل خوشی پاتے ہیں۔ پھر بدبختی ممکن نہیں رہتی، کیونکہ دل کی سب سے بڑی آرزو یہی رہ جاتی ہے کہ وہ خدا کی محبت میں قائم رکھا جائے—اور یہی حالت حقیقی مبارکی کی ہے۔

اے عزیز بھائیو اور بہنو، کتنا ضروری ہے کہ ہم شادمان رہیں! موسیٰ اگر اپنے چہرے کی چمک کے بغیر ہوتے تو اور آدمیوں سے زیادہ نہ ہوتے۔ اور مسیحی اگر مقدس خوشی کے بغیر ہو تو وہ کیا ہے؟ میرا یقین ہے کہ مسیحیت کو سب سے زیادہ نقصان کچھ نام نہاد ماننے والوں کی خوشی کے ضائع ہو جانے سے پہنچا ہے۔

کیوں، تم میں بعض ایسے ہیں جو اپنی دین کو اپنی مستقل آہیں اور کراہیں دے کر رسوا کرتے ہو! اگر ہم خوش نہ ہوں تو پھر کون ہونا چاہئے؟ خدا کے فرزند، آسمان کے وارث، محبوب میں مقبول، ہمارے سب گناہ معاف، اور ہم خود بہشت کی راہ پر—اگر ہم نہ گائیں تو کون گا سکتا ہے؟ اگر ہمارے دل میں مقدس خوشی نہ ہو، اگر ہماری جان میں کوئی مسرور نغمہ نہ بجے جب ہم بہشت کی زیارت گاہ کی طرف مسافر ہوں، تو پھر یہ دُنیا واقعی ایک دُکھ بھرا مقام ہے۔ مگر ایک خوش مسیحی دوسروں کو مسیح کی طرف کھینچتا ہے۔ اُس کا چہرہ اور اُس کی روش ہی انجیل کی دعوت بن جاتی ہے، اور دوسرے کہہ اُٹھتے ہیں، ”ہم“ تیرے ساتھ جائیں گے، کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ خدا تیرے ساتھ ہے۔

اور ایک اور بات بھی ہے۔ اگر تُو خُدا کی محبت میں قائم رکھا جائے تو تُو نہ صرف خوش رہے گا بلکہ نہایت کارآمد بھی ہوگا۔ اگر ہم خود خُدا کی محبت میں سرشار نہ ہوں تو ہم دوسروں کے لئے کیا بھلائی کرسکتے ہیں؟ تُو اپنے گھرانے کے لئے برکت بنے گا، بے دینوں کے لئے برکت بنے گا، اور جدھر بھی ہوگا برکت بنے گا، اگر خُدا کی محبت میں قائم رہے۔

میں سوچ سکتا ہوں کہ اگر ایک آدمی کے دل میں خُدا کی محبت ہو اور وہ یہاں کسی اجنبی کو دیکھے تو یقیناً اُس سے کلام کرے گا، اور شاید وہ اجنبی بہت خوش ہوگا۔ مجھے یقین ہے کہ یہاں ہر اتوار کو بہت سے لوگ آتے ہیں جو دینی باتوں پر چھوٹی سی گفتگو سننے کو تیار ہیں، اور اُن کے لئے ذاتی بات چیت شاید اُس خطبہ سے بھی زیادہ مفید ہو جو میں سناؤں۔ تم میں جن کے دل میں خُدا کی محبت ہے وہ ایسے لوگوں کی خبر لیں گے۔ تم رُک نہ سکو گے۔ تم محبت کرتے ہو، اور خُدا محبت کرتا ہے۔ خُدا تمہیں برکت دیتا ہے اور تم آدمیوں کو برکت دینا چاہتے ہو۔ تمہارا دل تڑپے گا کہ دوسروں کو مُنجی کے پاس لے آؤ۔

اے کلیسیا کے رُکنو! میری یہ تمنا ہے کہ تمہارے دل ابھی خُدا کی محبت سے معمور ہوں تاکہ ہماری یہ روزانہ دُعا کی مجالس بڑے معجزانہ زور کی مجالس ہوں۔ جب کوئی سرد دل دُعا میں آتا ہے تو اگرچہ رکاوٹ نہ ڈالے مگر مدد بھی نہیں دیتا، لیکن ہر گرم اور محبت سے بھرا دل آگ کو اور بھڑکاتا ہے۔ تم سب اپنے اپنے لکڑیاں آگ میں ڈالتے ہو، اور یوں ایک بڑی آگ بھڑکتی ہے۔ آہ! جب ہزار دل جو محبت سے بھرے ہوں جمع ہوں تو پھر دُعا ضرور ہی قبولیت پاتی ہے۔

اگر تیرا دل خُدا کی محبت سے بھرا ہے تو وہ دُعا میں اُڑتا ہوا آسمان کو جاتا رہے گا، خواہ تُو اپنے کاروبار میں ہو یا کام پر، جیسے کہ خُدا کے گھر میں۔ اے بھائیو اور بہنو! بڑے دن آنے والے ہیں۔ خُدا ہمیں برکت دینے کو ہے اور ہم اُن چیزوں کو دیکھیں گے جو دُنیا نے کبھی نہیں دیکھیں، پتنگست کے دن کے بعد سے۔ مجھے یقین ہے کہ ہم اُسے ڈھونڈ رہے ہیں اور اُمید رکھے بیٹھے ہیں۔ اور اگر ایسا ہے تو ضرور ہمیں ملے گا۔ آؤ ہم یہ برکت پہلے اپنے اندر ڈھونڈیں اور دُعا کریں کہ ہم خُدا کی محبت میں قائم رکھے جائیں۔

جیسے کاشتکار اپنے مزدوروں کو فصل کے وقت بیمار نہیں چاہتا بلکہ طاقتور اور تندرست چاہتا ہے تاکہ وہ کٹائی کرسکیں، اُسی طرح میری دعا ہے کہ میں اور تُو یہاں کٹائی کے لئے مضبوط کئے جائیں۔ ایسے وقتوں میں وہ بڑا مٹکا نکالتے ہیں، اور اگرچہ بعض ہم میں سے سمجھتے ہیں کہ یہ مزدور کے لئے بہتر چیز نہیں، مگر آج رات میری خواہش ہے کہ ہم میں بڑی بڑی مٹکیاں وعدوں کی رکھ دی جائیں، جن میں سے تم بلا خوف پی سکتے ہو۔

آہ! کاش تم ایسا وعدہ پی سکو، ”میں تیرے ساتھ ہوں گا،“ اور پھر طاقت سے بھر کر کہیتوں میں نکل جاؤ اور مسیح کے لئے بے تھکن کام کرو! جب آسمان اپنے سنہری دروازے کھول کر اپنی برکات برساتا ہے، تو آؤ ہم بھی اپنے دلوں کے دروازے کھول دیں، انہیں وسیع کھول دیں اور اپنے منہ کے دروازے کھول دیں تاکہ خُدا انہیں بھر دے۔

آؤ ہم اِس گھر میں آئیں اور اپنے گھروں کو بھی جائیں خُدا کی محبت سے بھرے ہوئے دلوں کے ساتھ، جو رُوح القدس نے اُن میں اُنڈیلی ہے، اور یہ ہمیشہ ہماری دُعا ہو

”آ، اے رُوح القدس، اے آسمانی کبوتر“
اپنی ساری زندہ کرنے والی قوتوں کے ساتھ آ۔
”آ، مُنجی کی محبت کو پھیلا دے
“اور وہ ہماری محبت کو بھڑکا دے۔

لیکن یہاں بہتوں سے میں ڈرتا ہوں کہ میں ایسی باتیں کر رہا ہوں جو اُن کے لئے یونانی یا لاطینی کی مانند ہیں، جنہیں وہ سمجھ ہی نہیں سکتے۔ لیکن ایک بات ضرور ہے جو میں چاہتا ہوں کہ تم آج رات سمجھ لو، اور وہ یہ ہے، ”کیونکہ خُدا نے دُنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اُس نے اپنا اِکلوتا بیٹا بخش دیا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔“ اور جو کوئی یہاں اُس پر ایمان لائے۔ یعنی مسیح پر بھروسہ کرے کہ وہ نجات دینے والا ہے۔ وہ ہلاک نہ ہوگا بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے گا۔ اُس کی گزشتہ زندگی کیسی ہی کیوں نہ ہو، اُس کی سیابی کیسی ہی کیوں نہ ہو، اگر وہ خُدا باپ کے پاس مسیح کے وسیلہ سے آئے، اُس پر بھروسہ کرے جو گناہ کا کفارہ لے گیا، تو وہ معاف کیا جائے گا، نجات پائے گا، نیا مخلوق بنایا جائے گا، خوشی سے بھرتا ہوا اپنی راہ پر چلے گا، خُدا کی محبت میں معمور ہوگا، اور تمام ڈھلے ہوئے لوگوں کے ساتھ موتی کے دروازوں سے گزر کر بہشت میں داخل ہوگا اور خُدا کی محبت کے نغمے گائے گا ابدالآباد۔

کاش کہ میں اور تُو وہاں ایک حصہ پائیں، مسیح کی خاطر۔

آیت 1. تمہارا دل نہ گھبرائے: خدا پر ایمان رکھتے ہو، مجھ پر بھی ایمان رکھو۔ تمہیں مشکلات آئیں گی—یہ ٹالا نہیں جا سکتا۔ پر دل نہ گھبرائے۔ تم جہاز کی مانند ہو، اور سمندر کا سارا پانی جہاز کو نقصان نہیں پہنچا سکتا اگر وہ اندر نہ جائے۔ پس تمہارا دل نہ گھبرائے۔ اسے کیسے روکا جائے؟ ایمان ہی علاج ہے۔ تم پہلے ہی ایمان رکھتے ہو—مزید ایمان رکھو۔ ”خدا پر ایمان رکھتے ہو، مجھ پر بھی ایمان رکھو۔“ یعنی: ”تمہیں لامحدود قدرت پر بھروسہ ہے—“مجھ پر بھی ایمان رکھو کہ میں اس کی لامحدود محبت کا مجسمہ ہوں۔

آیت 2. میرے باپ کے گھر میں بہت سے مسکن ہیں؛ اگر نہ ہوتے تو میں تم سے کہہ دیتا۔ میں تمہارے لئے جگہ تیار کرنے جاتا ہوں۔

زمین پر تمہارے لئے کوئی پناہ نہ ہو—آسمان پر ہوگی۔ اگر مصیبتیں اتنی بڑھ جائیں کہ جینا محال معلوم ہو، تو تم وہاں اٹھا لئے جاؤ گے جہاں ان سب سے اوپر جیا جاتا ہے۔ ”میرے باپ کے گھر میں بہت سے مسکن ہیں۔“ اے عزیزو! تم مسیح کی محبت پر بھروسہ رکھو، کیونکہ اگر کوئی تاریک یا مایوس کرنے والی بات ہوتی، تو وہ تم سے نہ چھپاتا۔ وہ صاف دل ہے۔ ”اگر نہ ہوتا تو میں تم سے کہہ دیتا۔“ وہ جانتا ہے، اور یہی تمہارا غم ہے۔ پر وہ کس لئے جاتا ہے؟ ”میں تمہارے لئے جگہ تیار کرنے جاتا ہوں۔“

آیت 3. اور اگر میں جاؤں اور تمہارے لئے جگہ تیار کروں، تو پھر آؤں گا اور تمہیں اپنے پاس لے لوں گا تاکہ جہاں میں ہوں وہاں تم بھی ہو۔

کیا ہی تسلی بخش وعدہ ہے! وہ گیا ہے، لیکن پھر آنے گا۔ وہ ہمیشہ کے لئے نہیں چھوڑ گیا۔ فاصلہ ہمیں جدا کرتا ہے، مگر وہ ہرن کی مانند پہاڑوں پر سے کود کر پھر آ جائے گا، اپنی منتظر کلیسیا کے پاس۔ پس صبر کرو، دل نہ گھبرائے—یسوع مسیح جلد ہی آنے والا ہے۔

آیت 4. اور جہاں میں جاتا ہوں تم جانتے ہو، اور راہ بھی جانتے ہو۔ تم جانتے ہو کہ وہ کہاں گیا۔ تم جانتے ہو کہ وہاں کیسے پہنچنا ہے۔ وہ فضل کے تخت پر گیا ہے۔ وہ باپ کے پاس ہے، اور تمہاری دعائیں باپ تک پہنچتی ہیں۔ ”جہاں میں جاتا ہوں تم جانتے ہو، اور راہ بھی جانتے ہو۔“

آیت 5. تو ما نے اُس سے کہا، اے خداوند! ہم نہیں جانتے کہ تو کہاں جاتا ہے، پھر ہم راہ کیونکر جانیں؟ یہ استاد کے کلام کی تردید تھی، جو مناسب نہ تھی۔ اُسے سوال کی صورت میں وضاحت مانگنی چاہئے تھی، نہ کہ انکار۔ یسوع نے کہا تھا، ”جہاں میں جاتا ہوں تم جانتے ہو۔“ تو ما نے کہا، ”ہم نہیں جانتے۔“ ہمیں خبردار رہنا چاہئے کہ ہم مسیح کی باتوں کو جھٹلائیں نہیں۔ اگر ہم اپنی بے ایمانی کو ٹٹولیں، تو وہ شرمندہ ہو جائے گی۔ ایمان دراصل خدا پر بھروسہ ہے، اور بے ایمانی محض حماقت ہے۔

آیات 6-7. یسوع نے اُس سے کہا، میں ہی راہ، حق اور حیات ہوں؛ کوئی میرے وسیلہ کے بغیر باپ کے پاس نہیں آتا۔ اگر تم مجھے جانتے تو میرے باپ کو بھی جانتے؛ اور اب سے تم اُسے جانتے اور دیکھ بھی چکے ہو۔ یہی علم کا مرکزی نکتہ ہے—مسیح کو جاننا۔ دنیا کی سب تعلیمیں اس علم کے آگے بیچ ہیں۔ ”مصلوب مسیح“ کو جاننا سب سے اعلیٰ سائنس ہے۔ جو مسیح کو جانتا ہے، وہ راہ، حق، حیات بلکہ خود خدا کو جانتا ہے۔

آیات 8-9. فلپس نے اُس سے کہا، اے خداوند! ہمیں باپ کو دکھا دے تو ہمیں کافی ہے۔ یسوع نے اُس سے کہا، اے فلپس! میں اتنی دیر سے تمہارے ساتھ ہوں اور کیا تو نے مجھے نہیں پہچانا؟ جس نے مجھے دیکھا اس نے باپ کو دیکھا؛ پھر تو کیوں کہتا ہے کہ ہمیں باپ کو دکھا۔

خدا کا کامل جلوہ اُس کے بیٹے میں ہے۔ قدرت اور تاریخ میں اُس کے آثار ہیں، مگر مسیح میں اُس کا پورا عکس ہے۔ کاش ہم مسیح کو اور زیادہ جانیں، تو ہم باپ کو بھی جان لیں گے۔

آیات 10-12. کیا تو ایمان نہیں لاتا کہ میں باپ میں ہوں اور باپ مجھ میں ہے؟ جو باتیں میں تم سے کہتا ہوں اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ باپ جو مجھ میں بستا ہے وہی کام کرتا ہے۔ مجھ پر ایمان لاؤ کہ میں باپ میں ہوں اور باپ مجھ میں ہے؛ ورنہ ان کاموں ہی کے سبب سے ایمان لاؤ۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں، جو مجھ پر ایمان لاتا ہے وہ بھی وہی کام کرے گا جو میں کرتا ہوں، بلکہ ان سے بڑے کام بھی کرے گا، کیونکہ میں باپ کے پاس جاتا ہوں۔ ایمان کتنی قوت رکھتا ہے! یہ وہی لوگ ہیں جن سے کہا گیا کہ دل نہ گھبرائے، اور اب کہا گیا کہ وہ مسیح جیسے کام کریں گے، بلکہ اس سے بھی بڑے—کیونکہ روح القدس دیا گیا ہے۔

آیات 13-14. اور جو کچھ تم میرے نام سے مانگو گے وہ میں کروں گا تاکہ باپ بیٹے میں جلال پائے۔ اگر میرے نام سے کچھ مانگو گے تو میں کروں گا۔

یہ ہر دعا کے پورا ہونے کا وعدہ نہیں، بلکہ وہ دعا جو مسیح کے نام سے مانگی جائے—یعنی ایسی جو خود مسیح مانگتا۔ جب ہم اس کے نام سے مانگتے ہیں، تو گویا وہ اپنی مہر اس دعا پر لگا دیتا ہے۔ ایسی دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔

آیت 15. اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو تو میری فرمانبرداری کرو۔
یہی محبت کی آزمائش ہے—اطاعت۔ نہ کہ کوئی بڑا کارنامہ، نہ دولت کی قربانی، نہ مصلوب ہونا۔ بس اُس کے حکم ماننا۔

آیات 16-19. اور میں باپ سے درخواست کروں گا تو وہ تمہیں دوسرا تسلی دینے والا دے گا تاکہ وہ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے۔
یعنی روح حق جسے دنیا قبول نہیں کر سکتی کیونکہ وہ اسے دیکھتی نہیں اور نہ پہچانتی ہے؛ لیکن تم اُسے جانتے ہو کیونکہ وہ تمہارے ساتھ رہتا ہے اور تمہارے اندر ہوگا۔ میں تمہیں یتیم نہ چھوڑوں گا، میں تمہارے پاس اُس گا۔ تھوڑی دیر کے بعد دنیا مجھے پھر نہ دیکھے گی مگر تم مجھے دیکھو گے۔ کیونکہ میں جیتا ہوں تم بھی جیو گے۔
وہ زندہ ہے، پس ہم بھی زندہ رہیں گے۔ مسیحی قوم زندہ قوم ہے کیونکہ اُس کا نجات دہندہ زندہ ہے۔

آیت 20. اُس روز تم جانو گے کہ میں اپنے باپ میں ہوں اور تم مجھ میں اور میں تم میں۔
!کیا ہی عجیب اتحاد ہے—مسیح باپ میں، ہم مسیح میں، اور مسیح ہم میں

آیات 21-22. جس کے پاس میرے حکم ہیں اور وہ اُن پر عمل کرتا ہے وہی مجھ سے محبت رکھتا ہے؛ اور جو مجھ سے محبت رکھتا ہے وہ میرے باپ کی طرف سے پیارا ہوگا اور میں اُس سے محبت رکھوں گا اور اپنے آپ کو اُس پر ظاہر کروں گا۔ یہوداہ (غیر اسکریوٹی) نے اُس سے کہا، اے خداوند! یہ کیا بات ہے کہ تُو اپنے آپ کو ہم پر ظاہر کرے گا اور دنیا پر نہیں؟
مگر مسیح کی ظاہر ہونے کی راہ اور ہے—وہ اپنی محبت اپنے لوگوں پر ظاہر کرتا ہے، دنیا کی نمائش کے لئے نہیں۔

آیت 23. یسوع نے جواب دیا، اگر کوئی مجھ سے محبت رکھتا ہے تو میرے کلام کو مانے گا اور میرا باپ اُس سے محبت رکھے گا، اور ہم اُس کے پاس آ کر اُس کے ساتھ سکونت کریں گے۔
!کیا ہی بابرکت انسان ہے وہ جس کے دل میں باپ اور بیٹا اپنا مسکن بناتے ہیں

آیات 24-28. جو مجھ سے محبت نہیں رکھتا وہ میرے کلام کو نہیں مانتا؛ اور جو کلام تم سنتے ہو وہ میرا نہیں بلکہ باپ کا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔ یہ باتیں میں نے تم سے کہی ہیں جب تک تمہارے ساتھ تھا۔ لیکن مددگار یعنی روح القدس جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا، وہ تمہیں سب کچھ سکھائے گا اور جو کچھ میں نے تم سے کہا ہے وہ تمہیں یاد دلانے گا۔ میں تمہیں سلامتی چھوڑے جاتا ہوں، اپنی سلامتی تمہیں دیتا ہوں۔ جس طرح دنیا دیتی ہے میں تمہیں نہیں دیتا۔ تمہارا دل نہ گھبرائے اور نہ ڈرے۔ تم نے سنا کہ میں نے تم سے کہا، میں جاتا ہوں اور پھر تمہارے پاس اُس گا۔ اگر تم مجھ سے محبت رکھتے تو اس پر خوش ہوتے کہ میں باپ کے پاس جاتا ہوں کیونکہ باپ مجھ سے بڑا ہے۔
مسیح نے ہماری خاطر اپنے آپ کو فروتن کیا۔

آیات 29-31. اور اب اس کے پورا ہونے سے پہلے ہی میں نے تمہیں بتا دیا تاکہ جب وہ پورا ہو تو تم ایمان لاؤ۔ اس کے بعد میں تم سے زیادہ باتیں نہ کروں گا کیونکہ دنیا کا سردار آ رہا ہے اور اُس کا مجھ میں کچھ بھی نہیں۔ لیکن تاکہ دنیا جان لے کہ میں باپ سے محبت رکھتا ہوں اور جیسے باپ نے مجھے حکم دیا ہے ویسا ہی کرتا ہوں۔ اُٹھو، یہاں سے چلیں۔